بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن طلبۂ قدیم جامعۃ الفلاح

کا

ماہنامہ

حیاتِ نو

اپریل - مئی - سنہ ۱۹۷۸ء

جلد ۱ — شمارہ ۴-۵

مدیرِ مسئول
انصار احمد فلاحی
سکریٹری انجمن طلبۂ قدیم

ایڈیٹر
جاوید اشرف فلاحی

اپنی باتیں

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ "حیاتِ نو" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

"حیاتِ نو" کے بارے میں سب سے زیادہ حوصلہ افزا چیز رسالے کی پسندیدگی کا بے ساختہ اظہار ہے جو ہم اپنے بزرگوں اور عزیز دوستوں کی طرف سے نیک خواہشات، پرخلوص تہنیات اور قابلِ قدر مشوروں کی شکل — اور اپنے اداروں اور دوسرے بھائیوں کی جانب سے خطوط اور اخلاقی حد تک تعاون کے وعدوں کی صورت میں ملتے آ رہے ہیں جو یقیناً ہمارے لئے باعثِ مسرت اور تقویت کا باعث ہیں۔

"حیاتِ نو" کا یہ چوتھا اور پانچواں شمارہ ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اپریل کا شمارہ اشاعتی اور دیگر مصروفیات کے باعث وقت پر آپ تک نہیں پہنچ سکا اسی تاخیر نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم جلد از جلد اپریل اور مئی کا مشترکہ شمارہ آپ تک پہنچائیں تاکہ جون اور اس کے بعد کے شمارے وقت پر منظرِ عام پر آ سکیں۔

"حیاتِ نو" کا معیار اس بار قدرے بہتر کر دیا گیا ہے، موجودہ سائیکلو سٹائل سے پہلے کاغذات پر حروف صاف نہیں آتے جس سے پڑھنے میں دقت ہوتی۔ گو اس پریشانی سے دو چار ہونا پڑتا ہے اب یہ پریشانی ان شاء اللہ ختم ہو جائے گی ——— ہمیں اگر یہ معیار پسند آئے تو ہم ان شاء اللہ آئندہ کا شمارہ اسی معیار پر شائع کریں گے۔

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ حیاتِ نو میں اپنے کچھ خارجی بھائیوں کے پتے اور ان کی مصروفیات بھی شائع کرتے رہیں تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے رابطہ اور تعلق قائم رکھنے میں آسانی ہو لہٰذا تمام بھائیوں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے موجودہ پتے اور اپنی مصروفیات سے ہمیں مطلع کریں — ساتھ ہی ساتھ ہم یہ بھی یاد دلانا چاہتے ہیں کہ آپ اپنی نگارشات، تخلیقات اور مفید مشورے ہمیں برابر روانہ کرتے رہیں تاکہ حیاتِ نو کا معیار بلند سے بلند تر ہو سکے اور حقیقی معنوں میں ہماری ترجمانی کر سکے ہماری ہجرت کے مقصد، خیالات، نیک عزائم اور ہماری دینی اور تحریکی سرگرمیوں کا آئینہ دار ہو۔

اب آخر میں ہم ایک اہم مشورہ کرنا چاہتے ہیں ——— جیسا کہ حیاتِ نو کے پہلے شمارہ میں ہم نے اعلان کیا تھا کہ رسالہ کا موجودہ نام بالکل عارضی ہو گا اب ہمارے ساتھی ایک نام تجویز کریں جو ہمارے رسالے سے مناسبت رکھتا ہو کہ جس سے شائع ہونے والی چیزیں ہم اپنی ... یہ نام اپنی قبولیت پسند ہے؟

جاوید اشرف

درسِ قرآن

مولانا عنایت اللہ صاحب سبحانی

تبارک الذی جعل فی السماء ---------- فسوف یکون لزاما

فرقان ۶۱ ۔۔۔۔۔ ۷۷ آیات

یہ سورۂ فرقان کے آخری رکوع کی آیتیں ہیں۔ سورۂ فرقان کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ بتایا ہے کہ صحیح معنوں میں رحمان کے بندے کون لوگ ہیں۔ یوں تو بہت سے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو رحمان کا بندہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ مگر حقیقت میں رحمان کے بندے کون لوگ ہیں۔ کون لوگ ہیں جن کو خود خدا بھی اپنا بندہ سمجھتا ہے۔ کون لوگ ہیں جن کا شوقِ بندگی خدا کے ہاں اعتبار رکھتا اور انھیں رسمی ہی دعووں کی اور حقیقی بندگی کا صلہ اور اعزاز دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے اللہ نے یہ آیتیں ایک کسوٹی عطا کیا ہے۔ اس کسوٹی میں ہم اپنی بھی صورت دیکھ سکتے ہیں اور دوسروں کی صورتیں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اپنے بارے میں بھی فیصلہ کر سکتے ہیں اور دوسروں کے بارے میں بھی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ وہ صفات بیان ہیں [illegible] آج کی نشست میں [illegible] گنجائش نہیں کہ ان ساری صفات پر تفصیل سے گفتگو کی جا سکے۔ لہٰذا آج ہم صرف آخری صفت پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں اور اس کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ یہ آخری صفت سب سے زیادہ جامع اور سب مجموعہ صفات کا نچوڑ ہے یہ آخری صفت اگر کسی کے اندر پائی جاتی ہے تو ہم پورے اطمینان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ صحیح معنوں میں رحمٰن کا بندہ ہے اور اوپر جو متعدد صفات بتائی گئی ہیں ان سب سے وہ آراستہ ہے۔ وہ صفت کون سی ہے؟ ایک بار اپنے ذہن میں مستحضر کر لیجئے۔ والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہمارے بچوں کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں متقی اور خدا ترس لوگوں کا امام بنا۔ متقی اور خدا ترس لوگوں کا امام بنانے کا مطلب یہ ہے کہ میرے ساتھ جو لوگ رہتے ہیں، جو میرے زیر کفالت ہیں اور میرے اہل و عیال کہے جاتے ہیں وہ سب متقی ہوں، خدا ترس ہوں، تجھ سے ڈرنے والے اور تیرے احکام کے آگے سر جھکا دینے والے ہوں۔ [illegible] ایک مومن اگر سچا مومن ہے، اگر اسے اپنے ایمان سے محبت ہے، اگر اسے

رہتے اپنے دین سے بیگانہ رہا۔ اگر وہ ایمان کو
ہی نجات کی راہ اور دنیا کی کلید سمجھتا ہے، اگر
وہ ایمان کو ہی اللہ کی نعمت اور اپنے دل کا سرور
سمجھتا ہے، اس کے برعکس وہ دین کو بے دینی
کو خدا سے سرکشی کو سب سے بڑی لعنت اور ذلت سمجھتا
ہے تو اس کی آنکھیں کتنی اس وقت روشن ہو سکتی
ہیں جب وہ اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کو بھی
اسی راہ کی طرف بڑھتے ہوئے اور اسی راہ
پر چلتے ہوئے دیکھے، جس راہ کو اس نے خود
اپنے لئے سوچ سمجھ کر اختیار کیا ہے۔ اگر کسی کے دل
کا سکون اور کسی کی آنکھوں کی ٹھنڈک اس
چیز پر منحصر ہے اس کے بچے اور اس کے متعلقین
بھی نیکی و تقویٰ کی راہ اختیار کر لیں اور وہ
پوری دلسوزی اور تڑپ و روح کی بے تابی
کے ساتھ اپنے رب سے یہ تمنا کرتا ہے کہ تقویٰ و
خدا ترسی کی جس عظیم نعمت سے اس نے اس کو
مالا مال کیا ہے، اسی نعمت سے اس کے گھر کو بھی
مالا مال کر دے تو یہ اس بات کی کھلی
ہوئی علامت ہے کہ ایمان و اسلام کی حیثیت
اس کے نزدیک آبائی میراث اور خاندانی شعار
کی نہیں ہے بلکہ وہ سچ مچ اس کی اپنی فراہم کردہ
پونجی ہے جو اسے جان و دل سے عزیز ہے جسے
اس نے دل لگا کر اور قلبی محبت سے اپنا

زیادہ قیمتی ہے کہ وہ صرف اپنی ہی زندگی میں
نہیں بلکہ ان ساری زندگیوں میں اسے جلوہ گر دیکھنا
چاہتا ہے، جن سے اس کا تعلق ہے۔ وہ اس روشنی
کو صرف اپنے ہی دل و دماغ کے گوشوں میں نہیں
بند رکھنا چاہتا بلکہ اس کی نورانی کرنوں سے اپنے
پورے خاندان کو منور کر دینا چاہتا ہے۔ اس کے
برعکس اگر کسی مومن کا یہ حال ہے کہ وہ خود تو مومن
ہے مگر اس کے بچے اور بیویاں ایمان سے دور ہیں
وہ خود تو اپنے خدا سے محبت رکھتا ہے مگر اس کا خاندان
اس سے بیزار ہے، وہ خود تو نماز پڑھتا ہے
مگر اس کے بچے بے نمازی ہیں، وہ خود تو روزے
رکھتا ہے مگر اس کے بچے دن میں ہوٹلوں کی سیر
کرتے ہیں اس کے باوجود اس کے اندر کوئی اضطراب
اور کوئی بے چینی نہیں۔ اس کے دل میں کوئی خلش
نہیں، اس کی ایمانی غیرت و حمیت کے چہرے پر
کوئی شکن نہیں، وہ پورے اطمینان سے رہتا اور
نہایت خندہ جبینی سے اس کے ساتھ گزر بسر
کرتا ہے وہ نہ کبھی ان سے گلہ کرتا اور ان کی
روش پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے اور نہ
اپنے رب کے قدموں میں گر کر اس سے فریاد
کرتا اور ان کی فلاح و ہدایت کیلئے اس سے
دعائیں اور التجائیں کرتا ہے، تو یہ اس بات کی
واضح علامت ہے کہ اس کا ایمان مردہ و خوابیدہ

ہے۔۔ اس کا ایمان جانکنی کے عالم میں ہے۔ اس کا خود ہی دم توڑ رہا ہے اور اس کا ایمان اس مرحلے پر نہیں کہ اسے رحمان کے بندوں کی صف میں کھڑا کر سکے، اسے رب کی رحمتوں اور عنایتوں کا مستحق قرار دے سکے۔ آہ! جب ہم ایمان کا یہ پیمانہ اپنے سامنے رکھتے ہیں، اور پھر اپنے ماحول پر نگاہ ڈالتے، اپنا اور اپنے بھائیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہماری آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ آہ! وہ ایمان کیا، جو دل کے کسی گوشے میں سو جائے جو آدمی کو متحرک اور بے چین نہ کر دے، آدمی اپنی بیویوں کو اور اپنی اولاد کو بالکل آگ کی آغوش میں دیکھے، اور اس کے کلیجہ پر سانپ نہ لوٹنے لگے۔ وہ اپنے بھائیوں اور اپنے جگر گوشوں کو آگ کی طرف بڑھتا ہوا دیکھے اور اس کی راتوں کی نیند نہ حرام ہو جائے، مستقبل پورا کا پورا تمام شان سے اس کے سامنے کھڑا مسکرا رہا ہو اور اس کا خون گرم نہ ہو جائے۔

میرے بزرگو اور بھائیو! ایمان وہ سب سے بڑی نعمت ہے جو آپ کو اپنے رب کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ اس کے متعلق اپنے جسم و روح کے تقاضے محکم نہ کیجئے۔ اس نعمت کی جان و دل سے قدر کیجئے خود بھی اسے پورے شعور اور پورے عزم کے ساتھ اپنائیے اور اپنی اولاد کو بھی اپنی بیویوں اور اپنے بھائیوں کو بھی، اور پورے عزم سے ان کو اس سے قریب لانے کی کوشش کیجئے، انھیں سمجھائیے، بجھائیے بھی، اور اپنے رب سے ان کے لئے خیر و ہدایت کی توفیق بھی مانگیے، بلاشبہ وہ پکارنے والوں کی پکار سنتا اور مانگنے والوں کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ انہ سمیع قریب مجیب۔

> مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر
> فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر

ایمان کی خیر منافی :

جو شخص خدا کا فرمانبردار نہ ہو سکے اور جو آخرت کا عقیدہ نہ رکھتا ہو —

اس کے لئے نماز کی پابندی اتنی مشکل ہے جیسے وہ کبھی گوارا نہیں کر سکتا۔

مگر جو شخص خدا کے سامنے حاضر ہونے اور جنت کے حاصل کرنے کا یقین رکھتا ہو اور جسے یہ خیال ہو کہ کبھی مر کر اسے خدا کے سامنے جانا بھی ہے — اس کے لئے — نماز ادا کرنا مشکل نہیں — بلکہ نماز کا چھوڑنا مشکل ہے — نماز کے بغیر ایمان و یقین مستحکم نہیں ہے — اور ایمان و یقین کے بغیر نماز کی پابندی مشکل ہے۔

عبدالرزاق شمس لوری متعلم درجہ سوم —

جامعہ کی تعمیر و ترقی میں ادارہ دار العلوم کے ساتھ تعاون کرنا ہم اہل الحق کا اہم مقصد ہے۔

اخلاقی بگاڑ — اور — ہماری ذمہ داری

انتظار احمد فلاحی

اگر ہمارے جسم میں بخار یا زکام بھی ہو جائے تو ہم اپنی ساری مصروفیات کو چھوڑ کر ڈاکٹر اور دوا کو اختیار کرتے ہیں جن کی مدد سے ہم صحت کا [illegible] اور رات تمام گزر گئی [illegible] اپنے گھر اور [illegible] کو پاک و صاف رکھتے ہیں [illegible] پھیلتا ہے اگر کسی کو مرض حملہ کرتا ہے تو نہ صرف ہم بلکہ ہم اپنے بچاؤ کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں بلکہ ان بیماریوں کو بھی اپنے قریب [illegible] سے کیا [illegible] کرتے ہیں جن پر حملہ کے بعد وہ انسانی برادری میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح سے اگر ملیریا پھیل جائے تو ہم مکھیوں اور مچھروں سے اپنے گھر کو صاف رکھتے ہیں اور کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی شخص مچھروں یا مکھیوں والے۔

ان جسمانی مرضوں کے سلسلہ میں ہمارا رویہ اس قسم کا اس لیے ہوتا ہے کہ ہم سب [illegible] اور نقصان سے واقف ہیں [illegible] اس بات پر یقین ہے کہ اگر ہم نے ان کے سلسلہ میں غفلت [illegible] تو نہ صرف یہ کہ ہماری تندرستی اور صحت خراب ہوگی بلکہ [illegible] لگے۔ لیکن جسمانی صحت اور زندگی سے کہیں زیادہ اہم چیز ہماری اخلاقی زندگی ہے اس لیے اگر

ہماری جسمانی زندگی کو کوئی مرض لاحق ہوتا ہے تو صرف چند دنوں کا معاملہ ہوگا اس کے برعکس اگر اخلاقی زندگی کو مرض پکڑ لے تو نہ صرف یہ کہ دنیا کی زندگی کا امن و سکون ختم ہو جائے گا بلکہ آخرت کی زندگی بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ذلت اور تکلیف مقدر ہو جائے گی۔

آج ہماری اخلاقی زندگی کا حال ہم سے کسی [illegible] پوشیدہ نہیں ہے۔ [illegible] مکھیوں کے جھنڈ [illegible] اور ملیریا کے مچھروں سے کہیں زیادہ [illegible] وہ گندے رسالے، فحش گانے اور تصویریں ہیں جو ہمارے معاشرہ کو گھن کی طرح لگے ہوئے ہیں۔ [illegible] کی تعداد میں حیرت انگیز طور پر اضافہ بھی ہوتا جا رہا ہے [illegible] کوئی [illegible] رسالے جن پر فحش و گندے مضامین اور [illegible] کو نہ دیکھیں۔ ہمارے نوجوان نہایت ہی شوق اور خواہش سے ان کو حاصل کرتے ہیں اور [illegible] کو مسموم کرتے ہیں [illegible] نوجوانوں کے اندر [illegible] اور [illegible] کا [illegible] موجود ہے [illegible] کام کرتے ہیں [illegible] نوجوان [illegible] اور [illegible] وقتی [illegible] کی کشش ہے

کہ [illegible] ہوتے ہیں [illegible] شخصیات
ہو [illegible] ان سے بچاؤ رہیے
[illegible] اپنے بچے اور بچیوں کی تربیت کا [illegible]
رہیے [illegible] ذمہ داری [illegible]
ہوں [illegible]
دیں [illegible] مہلک بیماریوں کے حملے میں اپنے آپ
کو محفوظ رکھیں نیز آپ کو ان خطروں
[illegible] بیماری اخلاقی زندگی
صحت [illegible] اور [illegible] خصوصی مضامین قرآن
و سنت کا [illegible] مطالعہ، اخلاقی [illegible] رسالے اور
اخبار [illegible] میں ہوتے جائیں۔ ہماری
دوسری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے نوجوان
ساتھیوں اور دوستوں کو بھی اس مرض سے
بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں جو اس مکر
میں لگے ہیں [illegible] لگتے ہیں اس لئے کہ
اگر ایک مرتبہ بھی اس کا چسکا لگ گیا تو تباہی
و بربادی کا دروازہ کھل جائے گا اور پھر ساری
ہی اخلاقی زندگی اور [illegible] حرکات پر اثر انداز
ہوگا [illegible] سے اچھے اور نیک نوجوانوں
کے اخلاق کو [illegible]
[illegible] ہے اس لئے [illegible] اپنے [illegible] کو اس
[illegible] ہونے کیلئے آپ [illegible] رہیں
[illegible] ملاحظہ کرتے رہیں

ہدیۂ تبریک

انجمن طلبہ قدیم جامعۃ الفلاح سے تعلق رکھنے والے
تمام ہی لوگوں کو یہ خبر سن کر یقیناً مسرت ہوگی کہ
برادر محترم [illegible] اللہ [illegible] صاحب نے
[illegible] تحریری مقابلہ میں [illegible] العام
حاصل کیا ہے ہم ممبران انجمن اور جملہ اراکین و اساتذہ
برادر محترم کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔
برادر محترم [illegible] اللہ صاحب سابق استاد
جامعہ [illegible] مدینہ منورہ میں [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ رکھیں
دینی ذمہ داری [illegible] کی توفیق و صلاحیت
عطا فرمائے۔ آمین
موصوف کو بھی [illegible] تحریری مقابلہ میں
ممتاز ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے اور [illegible]
انعامات کے مستحق قرار دیے جا چکے ہیں۔ ہم
سب شعبہ [illegible] انجمن برادر محترم کو ہدیۂ تبریک
پیش کرتے ہیں۔

اقتباس صفحہ ۱۳ کا

قبضہ جائے گا۔ اگر آپ نے [illegible] کی
[illegible] اور [illegible]
کے ساتھ [illegible]
لڑکے [illegible] ہو گئے [illegible] اللہ [illegible]
جب اللہ کی زمین پر اللہ [illegible] غالب ہو [illegible] اللہ [illegible]

مسلم یونیورسٹی کا ایک اہم فیصلہ

از: فہیم احسان فلاحی

دو سال کی مسلسل جد و جہد کے بعد ۲ مارچ ۸۶ء کو یونیورسٹی اکیڈمک کونسل میں ہندوستان کی مشہور عربی درسگاہ جامعۃ الفلاح کی عالمیت ڈگری کو پی یو سی کے مساوی تسلیم کر لیا گیا۔ اب جامعہ سے عالمیت کی سند حاصل کرنے کے بعد طالب علم براہ راست یونیورسٹی کے مضامین کے ساتھ بی اے اور بی یو ایم ایس میں داخلہ کا مجاز ہوگا۔ یونیورسٹی کا یہ فیصلہ انتہائی خوش آئند ہے۔ ذمہ داران یونیورسٹی نے موجودہ حالات اور عربی کی بڑھتی ہوئی ضرورت اور مقبولیت کے پیش نظر اپنے اس راست اور بروقت اقدام سے یقیناً دور اندیشی کا مظاہرہ کیا ہے اس فیصلہ سے ایک طرف تو یونیورسٹی میں عربی، اردو اور اسلامیات کا معیار بلند ہوگا دوسرے یہ طلباء عرب ممالک میں یونیورسٹی اور مادر وطن ہندوستان کے تعارف و ثقافتی تہذیب کے باہمی رابطہ کا ذریعہ ہونگے یہ فیصلہ ملک و ملت اور یونیورسٹی کے ساتھ بھی بہی خواہی بھی ہے اور معیار تعلیم بلند کرنے کی مستحکم کوشش بھی —

جامعۃ الفلاح عربی مدارس میں اس حیثیت سے ممتاز ہے کہ دینیات کی مکمل و اعلیٰ تعلیم کے ساتھ عصری کا نصاب تعلیم یونیورسٹی کے نصاب سے کافی حد تک ہم آہنگ ہے، مسلم یونیورسٹی کے عمل کرنے سے امید ہو چلی ہے کہ دوسری یونیورسٹیاں بھی اس ڈگری کو اس سمت ضرور سوچیں گی —

میں ذاتی طور پر قدیم جامعۃ الفلاح کی جانب سے اور خود اپنی جانب سے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہوں اور یونیورسٹی انتظامیہ کا بے حد ممنون ہوں — خاص طور سے پروفیسر شفیع صاحب پروفیسر نجات اللہ صدیقی صاحب، ڈاکٹر حسام الدین فاروقی صاحب محترم جمال الدین صاحب اور برادر گرامی فخر الدین خان صاحب منظمات کا جنہوں نے ہر ممکن تعاون دیا —

امتحان و تعطیل

جامعہ میں سالانہ امتحانات ۲ مئی سے شروع ہو کر ۱۵ مئی ۸۶ء کو ختم ہو گیا — ایک ماہ کے بعد ۱۵ جون ۸۶ء سے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوگا — اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو نئے سال میں بیش از بیش مستفید ہونے کا موقع دے — آمین

پیغامات — فارغین جامعہ کے نام

— : جاوید اشرف فلاحی : —

(صدر ایس، آئی، ایم - جامعۃ الفلاح یونٹ)

حاضرین کرام! آپ کو معلوم ہے کہ ایس آئی ایم
ایک دعوتی اور تحریکی تنظیم ہے، جس نے ہمیشہ فکر
طلبہ اور نوجوانوں کو منظم کر کے ان میں جذبۂ انقلاب پیدا کیا
ہے۔ ہم ہر مناسب موقع سے فائدہ اٹھانے کی حتی الامکان
کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت جبکہ ہمارے عزیز ترین
بھائی یہاں سے فارغ ہو رہے ہیں اور اپنی مادر علمی
کو چھوڑ کر اسباب و وسائل کی دنیا میں واپس جا
رہے ہیں ہم ایس آئی ایم سے وابستگان ان کے ساتھ
کو دعوتی اور تحریکی باشعور رکھنا چاہتے ہیں۔ اسی
مقصد کے لئے آپ تمام حضرات کو یہاں اکٹھا ہونے کی
زحمت دی گئی ہے — میں تمام حضرات کا خیر مقدم
کرتا ہوں اور ہم سب بے حد شکر گزار ہیں
کہ آپ نے ہماری دعوت پر لبیک کہا اور ہمارے پروگرام
میں شریک ہو کر ہماری حوصلہ افزائی کی —

اس موقع پر ہم اپنے فارغ ہونے والے بھائیوں
اور خود اس معاشرہ میں رہنے والے طلبۂ عزیز
کو ان کا انفرادی مشن ان کے فرائض و واجبات
دین و ملت کی توقعات اور خود تحریکی اسپرٹ
یاد دلانا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم خصوصی طور سے
اپنے فارغ ہونے والے بھائیوں کو خطاب کرنا چاہتے ہیں۔

محترم دوستو! فارغ ہونے والے عزیز ترین بھائیو!
آپ نے علم مقصود کے تحت جامعہ میں داخلہ لیا اور
تشریف لائے تھے آپ نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات
یہاں صرف کئے یہاں آپ نے جملہ ذرائع و وسائل سے استفادہ
کرنے کی کوشش کی اپنی اور اپنے بھائیوں کی رہنمائی
میں لگے رہے۔ آپ کو اس علم مقصود
کیلئے تیار کرنے پر پورا زور صرف کیا جس کیلئے انسان
اس دنیا میں تشریف لایا ہے اور جس کی خصوصی
ذمہ داری امت مسلمہ پر ڈالی گئی ہے — اب آپ
فراغت کے وقت خلوص نیت کے ساتھ پھر اس تعلیم
نصب العین کو اور خود اپنی سرگرمیوں کو اپنی نگاہ
میں رکھئے اور اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش
کیجئے کہ ہم جس عظیم نصب العین کے تحت اٹھائے گئے
تھے اس کے حصول میں کس حد تک کامیاب رہے
ہم نے دنیا کی فکری اور عملی قیادت کیلئے جو تیاری
کو شامل کرنے کا جو عہد کیا تھا اس کو وفا کرنے میں
ہم کس حد تک کامیاب رہے۔ ہم نے اپنی اور اپنوں
کی اصلاح و تربیت کا جو بیڑا اٹھایا تھا اس میں
ناکامی کا سامنا کرنا پڑا یا ہم کامیابی و کامرانی سے
ہمکنار ہوئے۔ پھر تجدید عہد ذمہ داریوں کی ادائیگی کے

لئے ہم نے دینی آپ کو تیار کرنے کا عزم کیا تھا یعنی
وہ فارغ ہونے کے بعد کس حد تک تیار ہو چکے ہیں اس
کا جائزہ ہمیں پہلے ہی موقعہ پر فراغت سے پہلے لے لینا
چاہئے۔ اگر ہم نے اس وقت جائزہ لینے کی کوشش
نہ کی تو یہ بات ہے فراغت کے بعد جب وہ دنیا میں
اپنے گرد و قریب میں پھیلنے کیلئے نکلیں گے تو جن
و اخلاق سے متاثر ہو کر بگڑ سکتے ہیں۔ لوگ ہمارے
اعمال و اخلاق کا تنقیدی جائزہ لیں گے۔ ہمارے
اس سارے گروہ پر پوری طرح تنقید کریں گے
تو اس وقت ہمیں جائزہ اور احتساب کا موقع
نہ مل سکے گا اور ہم عملی میدان میں قدم رکھتے ہی
پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جائیں گے اور ہماری ساری
محنت بیکار اور رائیگاں چلی جائے گی۔ اس لئے
ہمیں آگے بڑھنے سے پہلے اپنی خوبیوں اور کمزوریوں
کا علم ہونا چاہئے اور اپنی علمی و عملی تیاری کا صحیح
طور سے احتساب کرنا چاہئے۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان کے
تمام مدارس میں جامعۃ الفلاح کا امتیاز
صرف اور صرف اس وجہ سے ہے کہ یہاں سے
وہ طلبہ فارغ ہوتے ہیں جو صحیح و بصیرت کے ساتھ دنیا کی
علمی و عملی تیاری اور امت مسلمہ کی مناسب
رہنمائی کا کام انجام دے سکتے ہیں جن کی دنیا کی
حالت پر گہری نظر ہوتی ہے اور باطل افکار و نظریات
کا مقابلہ بہتر طور پر کر سکیں گے اور اسلامی حقائق
کو پیش کرنا باطل افکار و نظریات پر غالب کرنے کی
بھرپور جدوجہد کریں گے۔ دنیا کو اسلام کی تعلیمات
سے متعارف کرانے کی کوشش کریں گے جس
کی بدولت وہ اس دنیا میں جگہ جگہ بازار بازار لوگوں کی
ہے۔ تبلیغ اسلام کی پیاس بجھانے کا سامان
ہمارے طلباء ہیں جو جامعۃ الفلاح کا وقار و امتیاز
اس کو دوسرے مدارس سے ممتاز و منفرد کرتا
ہے۔ اگر یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء ان
صفات سے متصف اور ان تیاریوں میں صحیح
نہ ہوں تو سب سے پہلا خیال یہ ہوگا کہ جامعہ کے وجود کا کیا
فائدہ ہوگا؟ اور یہاں کے سارے وسائل و ذرائع
کس کام آ سکیں گے۔ آج جبکہ دنیا نظریاتی کشمکش
کا اکھاڑہ بن چکی ہے ہر نظریہ دوسرے نظریہ کو باطل
اور غلط ثابت کر کے اپنی جگہ لینے کی کوشش
کر رہا ہے لیکن ان عناصر کا بات یہ ہے ہجوم میں اسلام
اپنی صداقت و حقانیت کی حفاظت کیلئے دہائی دے
رہا ہے۔ وہ مجبور ایسے لوگوں کو تلاش کر رہا ہے
جو اس کی صداقت کی حفاظت کر سکیں۔ اسلام کو
کا گہرا علم ہوا تھا عموماً ایسی درسگاہیں اور جو
اضطراب و بے چینی سے دوچار ہے اس کو بدل
کر اسے سکون و طمانیت اور صلح و آشتی سے
ہمکنار کر سکے۔

محترم دوستو! جو ہمارا مقصد ہے آج ہندوستان
کا ذرہ ذرہ آپ کو دعوتِ عمل دے رہا ہے کہ
[illegible] اگر آپ نے روس کی پکار سننے کی کوشش
نہ کی [illegible] ظلموں پر [illegible] مستقبل
[illegible] انسانیت کی آہ و فریاد پر کوئی توجہ نہ کی
نہیں جا سکتی [illegible] دنیا [illegible] جیسے
تاریکی کی طرف جا رہی ہے روس میں [illegible] کوئی
طاقت بچا نہیں سکے گی اور [illegible] نہیں ہو گا
کہ پوری انسانیت تباہی و خون ریزی میں [illegible]
ہو گی [illegible] آپ [illegible] کا وجود بھی [illegible]
[illegible] سیلاب میں [illegible] کی طرح [illegible] جائے
گا اور روس [illegible] خطرات [illegible] اور روس
[illegible] آپ [illegible] سکتی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
دنیا آپ کا [illegible] رہے گی اور [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] خدا را مجھے زیادہ [illegible]
[illegible] آپ [illegible]

کی دنیا کو [illegible] ساحل پر [illegible]
لئے آگے بڑھئے دنیا کو [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
اپنے [illegible] آخری قطرہ تک بہا دیجئے اگر آپ
نے [illegible] کام کر لیا تو ہم سمجھیں گے [illegible] انشاء اللہ
[illegible] کامیاب [illegible] اور روس
کو [illegible] کا [illegible]
اور [illegible] روشن [illegible]
[illegible] آپ [illegible] توجہ [illegible]
[illegible] نہیں کر [illegible]
[illegible] انشاء اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
آپ [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] کوشش
کہ [illegible] آپ [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] روس [illegible]
روس کے [illegible] اور [illegible]

کریں آپ ہر وہ کام کرنے کی کوشش کریں جو آپ
کے لئے مفید ہو ... اور اس دوران میں یہ بھی رہے
کہ ہر لمحہ وہ چیز کریں جس سے جامعہ کے وقار
پر کوئی دھبہ لگ سکتا ہو۔ اب فراغت کے بعد
جامعہ کی پرورش اور تربیت آپ پر عائد ہوتی
ہے۔ اس کو بہتر بنانے کی فکر اور جدوجہد تمام
واقعات میں آپ کی دلچسپی، آپ کا تعاون اور
جدوجہد بہت ضروری ہے اس وقت ہم آپ کو یاد دلانا
چاہتے ہیں کہ آپ جامعہ کو فراموش نہ کریں بلکہ
اپنے خوشی اور غم کے موقع پر ہمیشہ یاد رکھیں کہ
یہی ہمارے جذبات ہیں، یہی ہماری آرزوئیں
ہیں اور یہی آپ کے فرائض بھی ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ ہماری تمناؤں کو ٹھیس
نہیں پہنچائیں گے۔ ہمارے جذبات کو مجروح نہ
ہونے دیں گے اور اپنے فرائض سے پہلو تہی نہیں
کریں گے۔

چند باتیں ہم یہاں آپ سے خصوصیت سے عرض کرنا
چاہتے ہیں۔ آپ ایک ماں کی طرح اپنے گروہ
کو جاری رکھیں۔ آپ نے اب تک یہاں جو تربیت
حاصل کی ہے اس کا امتحان و جائزہ آپ کو
اپنے گروہ پر دینا ہے آپ کے والدین اعزہ
اقارب اور ... بڑی حسرت سے مشتاق
ہیں کہ آپ کی زندگی کا مطالعہ کریں گے۔ آپ

آپ کے اخلاق و کردار، صداقت و قابلیت اور
جذبہ ایمان و اخلاص کا جائزہ لیں گے اور پھر اس
سے جامعہ کی تحریکی، علمی، تہذیبی اور فکری ترقی
کا اندازہ لگائیں گے۔ ایسے موقعہ پر آپ امتحان
میں پورے اتریں اور اپنے اخلاق و کردار سے
اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اگر آپ کامیاب ہو گئے تو ہم سمجھیں
گے کہ آپ کی جامعہ کی تربیت بار آور ہوئی اور جامعہ
کی تربیت کا مقصد کسی حد تک حاصل ہو گیا۔ لیکن
اگر اس کے برعکس کوئی بات آپ کے قول و عمل سے
آئی اور اپنے والدین، اعزہ و اقارب کے معیار
پر پورے نہ اتر سکے تو اس سے نہ صرف ہم لوگوں کی
مایوسی اور دل شکستگی ہوگی آپ ذریعہ بنیں گے
بلکہ خود اس سے جامعہ کے وقار اور اس کی تحریک
اور مقصد کو ٹھیس لگے گی۔ خدا را اس بات کو جانیے
جامعہ کے وقار پر دھبہ نہ لگنے دیجئے اور محفلوں
میں اپنے جذبہ ایثار و اخلاص سے اس بات کو
ثابت کرنے کی کوشش کیجئے کہ واقعتاً جامعہ
اشرف طلبہ اور نوجوانوں کیلئے نمایاں فخر ہے
ہمارا آپ سے ایک مطالبہ، ایک پیغام اور
ایک یاد دہانی ہے — دوسری بات یہ کہ
آپ اپنی خوشیوں کے پیام کو صرف لکھ کر ہی
محدود نہ رکھیں ... اردو ... بلکہ اس کی اشاعت
کو اپنی تنظیم و جدوجہد کے تحت مرتب و منظم کریں

[illegible]

[illegible]

ڈاکٹر ضیاء الرحمن ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی کی جامعہ میں آمد

رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سکریٹری شیخ محمد علی الحرکان کے سکریٹری آفس جناب مولانا ضیاء الرحمن صاحب ایم اے پی ایچ ڈی ۳ جون کو جامعہ میں تشریف لائے، مولانا موصوف سے تو ہمارا گفتگو کا شرف حاصل ہوا، موصوف آسٹریلیا کے دورے سے واپس آئے ہیں، وہاں کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ مسلمان بیدار ہو رہے ہیں اور اب مسلم طلبہ کی اکثریت اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے ان کے چہروں پر ایمان اور اسلام کا نور برستا ہے موصوف نے بتایا کہ مصر میں اخوان زندگی لے رہے ہیں ان کے اجتماعات بھی ہونے لگے ہیں — کالجوں اور یونیورسٹیوں کے انتخابات میں اخوان طلبہ ہی برابر جیت رہے ہیں، مستقبل قریب میں ان شاء اللہ وہاں ایک زبردست تبدیلی آنے والی ہے

مولانا موصوف نے نوجوانوں اور مسلم طلبہ کو خصوصی توجہ کا مرکز بنایا ہے آپ نے فرمایا کہ اب مسلم طلبہ اور نوجوانوں کو کام کرنے کے لئے اور آگے ہونا چاہئے۔ دنیا مختلف افکار و نظریات کا تجربہ کر کے اب کسی نئے نظریہ کی تلاش میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ صرف اور صرف اسلام ہی ہو سکتا ہے، نوجوانوں میں کام کرنے کے سلسلہ میں مولانا موصوف نے فرمایا کہ انہیں اغراض میں جائز و مباح چیزوں کے استعمال کی اجازت دی جانی چاہئے، ان کے لئے لٹریچر مختصر کئے جائیں جس میں چھوٹے ترتیب کا مواد تقسیم کئے حصوں میں تدریجا ہو تا کہ وہ کتب سے اچھا تاثر لیکر لوٹیں اور آئندہ دعوت دینے پر خوشی خوشی آسکیں یہ ایک بہترین مفید تجربہ ہے جسے اکثر علماء نے مسلم طلبہ و نوجوانوں نے کیا ہے — آپ حضرات اس پر عمل کرکے دیکھیں ان شاء اللہ بہترین نتائج نکلیں گے اور اس طرح نوجوانوں کو دین سے قریب کرکے انہیں مسلم بنا سکیں گے اور انہیں اقدار و کردار، صفائی و طہارت اور تدریجا دینی مقاصد کی تعلیم دی جا سکے —

مبارکباد

جامعۃ الفلاح کی جمعیۃ الطلبہ کا سالانہ مجلہ "الفلاح" کا پہلا شمارہ منظر عام پر آ گیا ہے۔ اس وقت اول خدا کی حمد و تقدیس اور شکر و سپاس کے بعد — کہ اس نے ہمیں یہ سعادت بخشی اور مدارج عطا کئے ہم اپنے خیالات و جذبات پیش کر سکیں۔

"الفلاح" کی قیمت ۳ روپے مقرر کی گئی ہے —

جمیل احمد صدیقی فلاحی۔

زنجیریں — حفیظ میرٹھی

آباد رہیں گے ویرانے شاداب رہیں گی زنجیریں
جب تک دیوانے زندہ ہیں پھولیں گی پھلیں گی زنجیریں

آزادی کا دروازہ بھی خود ہی کھولیں گی زنجیریں
ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی جب حد سے بڑھیں گی زنجیریں

جب سب کے لب سل جائیں گے ہاتھوں سے قلم چھن جائیں گے
باطل سے لوہا لینے کا اعلان کریں گی زنجیریں

اندھوں بہروں کی نگری میں یوں کون توجہ کرتا ہے
ماحول سنے گا دیکھے گا جس وقت بجیں گی زنجیریں

جو زنجیروں سے باہر ہیں آزاد انھیں بھی مت سمجھو
جب ہاتھ کٹیں گے ظالم کے اس وقت کٹیں گی زنجیریں

[illegible]
[illegible] زنجیریں

زنجیریں تو ٹوٹ جائیں گی [illegible]
[illegible] زنجیریں

[illegible] حفیظ [illegible]
کیا ہوگا جب [illegible] زنجیریں

یاد رکھیے :- گھمنڈ علم کو کھا جاتا ہے —

روحِ انتخاب

(مولانا مودودی)

آدمی قرآن کی روح سے پوری طرح آشنا نہیں ہو سکتا جب تک عملاً وہ کام نہ کرے جس کے لئے قرآن آیا ہے۔ یہ محض نظریات اور خیالات کی کتاب نہیں کہ آپ آرام کرسی پر بیٹھ کر اسے پڑھیں اور اس کی ساری باتیں سمجھ جائیں۔ یہ دنیا کے عام تصورِ مذہب کے مطابق ایک نری مذہبی کتاب بھی نہیں ہے کہ مدرسے اور خانقاہ میں اس کے سارے رموز حل کر لئے جائیں۔ یہ ایک دعوت اور تحریک کی کتاب ہے۔ اس نے آتے ہی ایک خاموش طبع اور نیک نہاد انسان کو گوشۂ عزلت سے نکال کر خدا سے پھری ہوئی دنیا کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔ باطل کے خلاف اس سے آواز اٹھوائی اور وقت کے علمبرداران کفر و فسق و ضلالت سے اس کو لڑا دیا۔ گھر گھر سے ایک ایک سعید روح اور پاکیزہ نفس کو کھینچ کر لائی اور داعیِ حق کے جھنڈے تلے ان سب کو اکٹھا کیا۔ گوشے گوشے سے ایک ایک فتنہ جو اور فساد پرور کو بھڑکا کر اٹھایا اور حامیانِ حق سے ان کی جنگ کرائی۔ ایک فردِ واحد کی پکار سے اپنا کام شروع کر کے خلافتِ الٰہیہ

قیام تک پورے تئیس سال یہی کتاب اس عظیم الشان تحریک کی رہنمائی کرتی رہی اور حق و باطل کی اس طویل و جاں گسل کشمکش کے دوران میں ایک ایک منزل اور ایک ایک مرحلے پر اسی نے تخریب کے ڈھنگ اور تعمیر کے نقشے بتائے۔ اب بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ سرے سے نزاعِ کفر و دین اور معرکۂ اسلام و جاہلیت کے میدان میں قدم ہی نہ رکھیں اور اس کشمکش کی کسی منزل سے گزرنے کا آپ کو اتفاق ہی نہ ہوا ہو اور پھر محض قرآن کے الفاظ پڑھ پڑھ کر اس کی ساری حقیقتیں آپ کے سامنے بے نقاب ہو جائیں۔

(تفہیم القرآن جلد اوّل)

قطعہ

گلوں کی چاہت چمن کا وقار ہیں ہم لوگ
بہار اور مجسم بہار ہیں ہم لوگ
زمانہ خود ہی گلے سے لگائے گا اک دن
اگرچہ آج زمانہ پہ بار ہیں ہم لوگ

صبغۃ اللہ انور فنائی